ڈاکٹر محمد اشرف کمال

استاد شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

مولوی عبدالحق اور ''قواعد اردو''

Dr. Muhammad Ashraf Kamal

Department of Urdu,G.C.University Faisalabad.

Molvi Abdul Haq and 'Qawaid e Urdu'

Regarding the principals of Urdu grammar the services of Molvi Abdul Haq cannot be disregarded. Insha -ullah Khan Insha is the first Indian writer who wrote grammar of the Urdu language in India. It assumes great importance because he does not adopt the grammatical procedure of other foreign languages, rather forms grammatical rules according to the nature of the Urdu language. The popularity of "Qawaid-e-Urdu" can be estimated from the numbers of its repeated editions.

زبان اور بول چال انسانی زندگی میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔زبان کو وسیلہ بنا کر ہم ایک دوسرے پر اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتے ہیں۔زبان جس قدر ترقی یافتہ، سہل اور آسان فہم ہوگی اسی قدر بات کا ابلاغ ممکن ہوگا۔سوچ اور فکر کی ترسیل کے لیے زبان کو ایک سانچے میں ڈھلا ہوا ہونا ضروری ہوتا ہے۔زبان اور اس کے اصول وضوابط کے حوالے سے مہ لقا رفیق لکھتی ہیں:

> زبان ایک مرکب ہے۔اس کے بھی ترکیبی اجزاء وعناصر ہیں۔کچھ اصول اور قواعد ہیں۔جو ترکیبی اجزاء کے ملاپ میں ان کی مدد کرتے ہیں۔زبان کی نحو کا دارومدار اِن قاعدوں پر ہے۔اِن قواعد کا زبان سے وہی تعلق ہے جو لفظ کا معنی سے ہے۔لفظ معنی کے ساتھ وجود میں آتا ہے۔گرامر بھی زبان کے ساتھ ساتھ وجود میں آتی ہے۔ (۱)

زبانوں کی تراش خراش اور ترقی کے لیے قواعد کی اہمیت سے انکار ناممکن ہے۔زبان تغیر پذیر ہے۔اس میں نئے نئے الفاظ اور ترکیب شامل ہوتی رہتی ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں سے ملاپ اور استفادے کا عمل جاری رہتا ہے۔

اردو زبان کی ترقی کے لیے مختلف شخصیات نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ان شخصیات میں ایک نام

مولوی عبدالحق کا بھی ہے۔ اردو زبان کے لیے بابائے اردو کی خدمات سے کون انکار کرسکتا ہے انھوں نے اردو زبان کی ترقی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا تھا۔ ان کی زندگی کی تمام تر دلچسپیوں کا محور ومرکز صرف اور صرف اردو زبان کا فروغ تھا۔ اس حوالے سے انھوں سے اردو زبان کے لیے قواعد کو مرتب کرنے کو مقدم جانا کیونکہ کوئی بھی زبان دان زبان کے اصول وقواعد کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا۔ اس حوالے سے ان کی کتاب ''قواعد اردو'' کے کئی ایڈیشن شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ زبان کی اہمیت اور اس کتاب کے حوالے سے مولوی عبدالحق لکھتے ہیں:

> اس زبان کو کچھ ایسے مقامات کے لوگ بھی پڑھتے اور سیکھتے ہیں جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے اس لیے یہ ضرورت واقع ہوئی کہ اس زبان کے قواعد منضبط کیے جائیں اور مستند کتابیں لغت پر لکھی جائیں تاکہ زبان بگڑنے سے محفوظ رہے۔ میں نے اس کتاب کو لکھنے میں اس خیال کو مدنظر رکھا ہے اور صرف طلبائے مدارس کی ضرورت کا لحاظ نہیں کیا بلکہ زیادہ تر کتاب ان حضرات کے لیے ہے جو زبان کو نظرِ تحقیق سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ (۲)

بابائے اردو کی ادبی ولسانی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع اور ہمہ رنگ ہے۔ انھوں نے اپنی تمام عمر اردو زبان کی خدمت میں گزار دی۔ انھوں نے جہاں اردو تحقیق اور تنقید کو نئے زاویوں سے روشناس کرایا وہاں زبان اور اس کے قواعد کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا۔ شہاب قدوائی لکھتے ہیں:

> قیام حیدرآباد کے دوران مولوی عبدالحق نے جو مختلف ادبی خدمات اور تحقیقی کارنامے انجام دیے ان میں دکنی ادبیات کی دریافت اور ان کی تدوین سب سے اہم ہے۔ اُس دور کا دوسرا اہم کارنامہ قواعد اردو کی نئے اور آسان انداز میں ترتیب ہے۔ (۳)

مولوی عبدالحق نے اس کتاب میں جدت سے کام لیتے ہوئے اردو قواعد کی پہلی کتابوں سے ہٹ کر کام کیا ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اردو قواعد کے حوالے سے قلم اٹھایا ہے تو اس کو بھرپور انداز میں نبھایا بھی ہے۔ سید قدرت نقوی لکھتے ہیں:

> مولوی عبدالحق کی ایک اہم کتاب قواعد اردو ہے جس میں اردو کے متعلق بعض امور بالکل نئے اور اچھوتے بیان کیے گئے ہیں اور قواعد کو اردو کے مزاج ومنہاج کے مطابق لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (۴)

مولوی عبدالحق نے بھانپ لیا تھا کہ جہاں زبان کی ترقی میں اصناف نظم ونثر کی ترقی اور قدیم متون اور لغات کی تریب وتدوین اہمیت رکھتی ہیں وہاں اس زبان کی قواعد بھی کم اہمیت وحیثیت کی نہیں ہے۔ مولوی عبدالحق نے اس کتاب میں جو انداز اپنایا ہے وہ کسی بھی زبان کی قواعد کی ہو بہو نقل نہیں ہے بلکہ انھوں نے جدت اور اردو زبان کی ضرورت واہمیت کو سامنے رکھا ہے۔ اس حوالے ڈاکٹر غلام مصطفٰے لکھتے ہیں:

> مولوی عبدالحق اردو کے پہلے اہل زبان قواعد نویس ہیں جنھوں نے تقابلی نحو کے بعض بعض نکات کو اپنے حصۂ نحو میں جگہ دی ہے۔ (۵)

اردو زبان کو سیکھنے اور سکھانے کے لیے ہندوستانی زبان کی قواعد پر سب سے پہلے یورپین علما نے انگریزی قواعد کے تناظر میں کام کیا۔ پہلا یورپین شخص جس نے ہندوستانی زبان کی قواعد لکھی وہ جان جوشوا کیٹلر تھا جو پروشیا میں پیدا ہوا اور عقیدے کے اعتبار سے مارٹن لوتھر کا پیرو تھا۔ کیٹلر شاہ عالم (۱۷۱۲۔۱۷۰۸) اور جہان دار شاہ (۱۷۱۲) کے درباروں میں ولندیزی سفیر کی حیثیت سے آیا تھا۔ اس نے لاطینی زبان میں Grammatica Indostanica کے نام سے اردو کی ایک قواعد لکھی۔ (۶) ان کے بعد دوسرے بہت سے مستشرقین نے اردو زبان اور اس کی قواعد کے حوالے سے کام کر کے اس کی تشکیل و تکمیل میں اہم کردار ادا کیا۔

انیسویں صدی میں خود اردو بولنے والے اس زبان کی قواعد نویسی کی جانب متوجہ ہوئے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے انشاء اللہ خان انشا کی ''دریائے لطافت'' کا نام لیا جاتا ہے۔ (۷) سید انشاء اللہ خان انشا نے عربی فارسی زبان کا تتبع چھوڑ کر اردو کے مزاج کو سامنے رکھ کر اس کی ہیئت اور ساخت کے مطابق اس کے قواعد مرتب کرنے کی طرف توجہ دی۔ اس نے پہلی بار اردو میں دخیل الفاظ، زبان میں مقامی محاورے، بولی اور فصاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر روشنی ڈالی۔

''دریائے لطافت'' انشاء اللہ خاں انشا نے ۱۸۰۷ء میں فارسی زبان میں تحریر کی۔ اس کی زبان فارسی ہے لیکن اس میں نظم و نثر کی تمام مثالیں اردو میں ہیں۔ اس کے بعد سر سید احمد خان کی قواعد (۱۸۴۰ء) اہمیت کی حامل ہے۔ مگر ان پر دوسری زبانوں کے اثرات واضح طور پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

مولوی فتح محمد خان جالندھری کی ''مصباح القواعد'' (اشاعت اول ۱۹۰۴ء مطبع رفاہ عام لاہور) بھی فارسی عربی اثرات سے مبرا نہیں۔ ان کتب کی روشنی میں قواعد کو از سرِ نو مرتب کرنے کے لیے مولوی عبدالحق نے جو قواعد اردو مرتب کی وہ علمی و ادبی حلقوں میں اپنی افادیت اور اہمیت کا لوہا منوا چکی ہے۔ مختلف شہروں اور متعدد اداروں سے مختلف اوقات میں اس قواعد کے اب تک درج ذیل ایڈیشن شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں:

۱۔	یہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۱۴ء میں الناظر پریس لکھنؤ سے طبع ہوئی اور انجمن سے شائع ہوئی	
۲۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، اورنگ آباد، انجمن ترقی اردو	۱۹۲۶ء طبع دوم بعد ترمیم اضافہ
۳	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، اورنگ آباد، انجمن ترقی اردو	۱۹۳۶ء طبع سوم
۴۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، دہلی، انجمن ترقی اردو ہند	۱۹۴۰ء
۵۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان	۱۹۵۱ء (مزید اضافوں کے ساتھ)
۶۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، دہلی، انجمن ترقی اردو ہند	۱۹۷۵ء
۷۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، دہلی، انجمن ترقی اردو ہند	۱۹۸۶ء
۸۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، دہلی، عبدالحق اکیڈمی	س ن
۹۔	قواعد اردو، مولوی عبدالحق، دہلی، تاج پبلشرز	س ن

۱۰۔ اردو قواعد، مولوی عبدالحق، دہلی، انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۵۷ء

۱۱۔ اردو قواعد، مولوی عبدالحق، دہلی، انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۸۱ء

۱۲ اردو قواعد، مولوی عبدالحق، دہلی، ادبی دنیا س ن

۱۳۔ اردو قواعد، مولوی عبدالحق، دہلی، ناز پبلشنگ ہاؤس س ن

۱۴۔ مختصر قواعد اردو، مولوی عبدالحق، علی گڑھ، کتابستان ۱۹۷۳ء

۱۵۔ اردو صرف ونحو (برائے مدارس فوقانیہ سرکار عالی)، مولوی عبدالحق، اورنگ آباد، انجمن ترقی اردو، ۱۹۳۹ء

۱۶۔ اردو صرف ونحو (میٹریکولیشن جماعتوں کیلئے)، دہلی، انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۴۰ء

۱۷ اردو صرف ونحو علی گڑھ انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۵۷ء

۱۸۔ اردو صرف ونحو دہلی انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۸۱ء

۱۹۔ اردو صرف ونحو دہلی انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۸۵ء(۸)

لاہور سے لاہور اکیڈمی نے اس کا ایک نیا ایڈیشن ۱۹۸۷ء میں شائع کیا۔ قواعد اردو سے ماخوذ کچھ حصے الگ الگ ناموں سے بھی شائع ہوتے رہے جبکہ انجمن ترقی اردو اورنگ آباد نے ۱۹۳۷ء اور اردو اکیڈمی سندھ کراچی نے ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۹ء میں اردو صرف ونحو کے عنوان سے مولوی عبدالحق کی کتابیں شائع کیں۔(۹)

اردو قواعد کے حوالے سے مولوی عبدالحق نے سلیس اور سمجھ آنے والے انداز تحریر میں یہ کتاب مرتب کی اور قواعد اردو کو پہلی مرتبہ دوسری زبانوں کے اثرات سے بچاتے ہوئے سادگی اا ور جامعیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ صرف اردو قواعد ہی مرتب نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ اس کے پیچھے ان کا جو مقصد کارفرما تھا وہ اردو زبان کی ترویج وترقی تھا۔ تاریخ شاہد ہے اس میں انھیں بڑی حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔

> قواعد یا گرائمر کے بغیر زبان اور اس کا استعمال ناممکنات میں سے ہے۔ مولوی صاحب کو اس ضرورت کا احساس ہو گیا تھا اور وہ اردو کی ایک ایسی قواعد کی ترتیب وتدوین پر غور کر رہے تھے جو اردو زبان کی اپنی مخصوص ہئیت کو سامنے رکھ کر بنائی جائے۔ اردو کے معاملے میں ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس کی قواعد عربی دانوں نے عربی پر قیاس کر کے فارسی دانوں نے فاری پر قیاس کر کے اور انگریزی دانوں نے انگریزی پر قیاس کر کے مرتب کی ہیں۔ مولوی صاحب اردو کو ایک مکمل اور فارسی وعربی سے جدا زبان سمجھتے تھے لہٰذا ان کے نزدیک اردو کی قواعد ان زبانوں کی اسیر نہیں ہو سکتی۔(۱۰)

''قواعد اردو'' انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نے ۱۹۵۱ء میں شائع کی۔ انجمن ترقی اردو سے قواعد اردو پہلے بھی تین بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب ۳۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کے مقدمہ میں مولوی صاحب نے اردو زبان کی ایجاد اور نشو ونما کے بارے میں بات کی ہے اور اردو

کے ماخذ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اردو ہندی نژاد ہے اور قدیم ہندی یا پراکرت کی آخری اور سب سے شائستہ صورت ہے ہندی بول اور فارسی کے میل سے بنی ہے اس میں سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ ہیں وہ زمانہ دراز کے استعمال اور زبانوں پر چڑھ جانے سے ایسے ڈھل گئے ہیں کہ اصل الفاظ میں جو بھدا پن اور کرختگی اور تلفظ اور لہجے کی دقت تھی بالکل جاتی رہی۔(۱۱)

مولوی عبدالحق نے اس کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ باب اول میں حروف کی تاریخ، حروف تہجی، ہجا، اعراب اور حرکات وسکنات کے ذکر کے ساتھ ساتھ حروف شمسی وقمری کے حوالے سے بات کی ہے۔ باب دوم میں اسم، اسم کی اقسام، صفت، ضمائر اور فعل کے حوالے سے بحث کی ہے۔ باب سوم میں مشتق اور مرکب الفاظ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب چہارم میں نحو تفصیلی، نحو ترکیبی، حروف، تکرار الفاظ، مرکب جملے، رموزِ اوقاف، علامتوں کا استعمال، عروض اور بحریں شامل ہیں۔ عروض میں مختلف بحور اور ان کے زحاف اور اوزان رباعی کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ شجرہ اخرب اور شجرہ اخرم سے متعلق ہیں۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ مولوی عبدالحق کی ''قوعد اردو'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> بیسویں صدی کے آغاز میں مولوی عبدالحق (۱۸۷۰ء۔۱۹۶۱ء) کی قواعد اردو ۱۹۱۴ء میں منظر عام پر آئی عبدالحق نے اس قواعد کی ترتیب میں فارسی اور عربی قواعد نویسی کو نمونہ نہیں بنایا بلکہ اس میں خاصی ترمیم پیدا کی اور اردو زبان کے اپنے مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریزی قواعد نویسی کے جدید اصولوں سے بھی استفادہ کیا۔ عبدالحق کی یہ قواعد آج بھی اردو کی سب سے جامع اور معیاری قواعد سمجھی جاتی ہے اس میں اردو صرف ونحو کے تمام پہلوؤں کا بڑی خوبی کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے۔ اس میں اجزائے کلام کی تمام قسموں اور ذیلی قسموں کا بڑی تفصیل کے ساتھ بیان ملتا ہے۔ (۱۲)

مولوی صاحب نے قواعد اردو میں جہاں دوسرے کئی اصول وضوابط کو موضوعِ بحث بنایا ہے وہاں انھوں نے رموز اوقاف پر بھی خصوصی توجہ دی ہے۔ اور ان کے اصول مرتب کیے ہیں۔

بابائے اردو زبان کی تراش خراش اور اس کو جدید لسانی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل رہے۔ وہ اردو کو جدید، فصیح وبلیغ اور ترقی یافتہ زبانوں کے شانہ بشانہ دیکھنے کے متمنی تھے، وہ اس کتاب کے حوالے سے عربی فارسی زبان کی تقلید سے ہٹ کر اردو قواعد مرتب کرنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے شب وروز ایک کردیے اور زبان کے حوالے سے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیے کہ جنھیں جتنا بھی سراہا جائے وہ کم ہے۔ شہاب الدین ثاقب مولوی عبدالحق کی اس کاوش کے بارے میں لکھتے ہیں:

> اردو قواعد کی ان تمام کتابوں میں مولوی عبدالحق کی ''قواعد اردو'' کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں دوسری زبانوں کے اصولوں کی کورانہ تقلید نہیں ملتی۔ اردو چونکہ ایک مخلوط زبان ہے اس لیے اس کی صرف ونحو عربی فارسی اثرات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا لیکن اس سبب سے اردو صرف ونحو کو عربی فارسی قواعد کے مطابق نہیں ڈھالا جاسکتا۔ (۱۳)

یہ انگریزی قواعد نویسی کے اصولوں پر مرتب کی گئی ہے۔ (۱۴) مولوی عبدالحق نے اس کتاب میں مستشرقین کی

قواعد نگاری کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ مولوی صاحب نے اس کتاب کے مقدمہ میں قواعد کی تعریف، تاریخ اور قواعد نگاروں پر روشنی ڈالی ہے ان قواعد نگاروں میں بالخصوص مستشرقین کی قواعد نگاری کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مولوی عبدالحق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> وہ اردو کے بہترین مزاج شناس ہیں اس لیے انھوں نے جدید مغربی اصول قواعد نویسی سے استفادے کے ساتھ اردو کی انفرادیت کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ جہاں تک ترتیب مباحث کا تعلق ہے ان کی قواعد میں حصہ نحو کیلاگ کی ہندی گرامر کے حصہ نحو سے بہت کچھ مستفاد و مماثل ہے، مگر اہم نحوی مسائل پر دسترس اور اصابت رائے کے لحاظ سے مولوی صاحب بہت آگے ہیں۔ (۱۵)

ہر زبان اپنا ایک صوتی اور صرفی ونحوی نظام رکھتی ہے قواعد کا تعلق انہی صرفی ونحوی اور صوتی نظاموں سے ہوتا ہے۔ اہلِ زبان کی گفتگو اور تحریر اس معاملے میں سند کا کام دیتی ہے۔ انہی اہل زبان کے مرتب کردہ اصول وضوابط کے تحت اگر زبان کی قواعد ترتیب دے لی جائے تو یہ بات اس زبان کے فروغ کا سبب بن سکتی ہے۔ اسی خیال کے تحت اردو کی قواعد پر بہت سا کام کیا گیا ہے اور یہ کام سب سے پہلے مستشرقین نے کیا ہے کیوں کہ وہ اس زبان سے آگاہ ہونا چاہتے تھے۔ انھوں نے اردو کے مزاج اور اسکی ساخت پر بھی بحث کی ہے مگر یہ بحث اتنی جامع اور مبسوط نہیں ہے۔ مولوی عبدالحق نے اردو زبان کے قواعد کو از سرِ نو مرتب کر کے اردو کے مزاج اور بناوٹ پر روشنی ڈالی ہے۔

مولوی عبدالحق نے قواعد اردو میں اردو زبان سے متعلق بعض بالکل نئے اور اچھوتے خیالات بیان کیے ہیں۔ اس کو مرتب کرتے ہوئے انھوں نے تمام لسانی ضروریات اور عصری تقاضوں کو مدنظر رکھنے کی کوشش کی ہے اور اس کوشش میں مولوی صاحب کسی قسم کی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ان کی اسی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ان کی قواعد اردو اتنی ہی مقبول اور اہمیت کی حامل ہے جتنا کی یہ اپنی اشاعت کے آغاز میں تھی۔ قواعد اردو کے بارے میں سید قدرت نقوی لکھتے ہیں:

> اب سے ستر سال قبل مولوی عبدالحق نے جس نہج پر اردو قواعد مرتب کیے تھے اتنی مدت گزر جانے کے بعد بھی کوئی کوشش ایسی نظر نہیں آتی کہ کہا جا سکے کہ یہ کام آگے بڑھا ہے۔ (۱۶)

''قواعد اردو'' مولوی صاحب کا وہ بیش قدر کام ہے کہ جسے ہر اہلِ علم نے سراہا اور پسند کیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اردو زبان کو سمجھنا اور اسے سیکھنا آسان ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اردو زبان کے قواعد لکھ کر اس کی بقا اور ترقی کا راستہ آسان کر دیا ہے۔ ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ مولوی عبدالحق کی قواعد اردو کے بارے میں لکھتی ہیں:

> اس میں اردو حروف تہجی، اردو افعال اور اردو صرف ونحو کا جس طرح مولوی صاحب نے مطالعہ کیا ہے وہ اردو لسانیات کے متعلم کے لیے مشعل راہ ہے۔ (۱۷)

مولوی صاحب کی اردو قواعد کے حوالے سے لکھی گئی یہ کتاب جامع اور لسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے

کلیدی حیثیت کی حامل ہے۔

اردو ایک مخلوط زبان ہے جس میں دوسری بہت سی زبانوں کے الفاظ وتراکیب موجود ہیں اسی لیے یہ قواعد میں بھی دوسری زبانوں سے کسی قدر مستفید ہوئی ہے مگر اسے مکمل طور پر کسی دوسری زبان کے قواعد کے مطابق نہیں ڈھالا جا سکتا۔ مولوی عبدالحق کی قواعد اردو اس لیے بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں انھوں نے دوسری زبانوں کی کورانہ تقلید نہیں کی۔ انھوں نے اسے عربی، فارسی، انگریزی اور دوسری زبانوں کے قواعد کے اثرات سے بچانے اور اسے ایک خالص اور منفرد زبان بنانے کی ضرورت کو بہت زیادہ محسوس کیا۔ وہ زندگی بھر اردو کو ایک مکمل زبان بنانے کے لیے کوشاں رہے۔

حوالہ جات

۱۔ ماہ لقا رفیق، اردو قواعد و انشا پردازی، حصۂ دوم، لاہور فیروز سنز، سن، ص ۵

۲۔ مولوی عبدالحق، قواعد اردو لکھنؤ دارالاشاعت انجمن ترقی اردو ۱۹۱۴ء، ص ۱۸

۳۔ شہاب قدوائی، اردو اور مولوی عبدالحق لازم و ملزوم، مشمولہ ''قومی زبان'' کراچی، اگست ۲۰۰۱ء، ص ۷۶، ۷۷

۴۔ قدرت نقوی، سید، مطالعہ عبدالحق، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۹۷ء، ص ۲۵

۵۔ غلام مصطفےٰ خان، ڈاکٹر، جامع القواعد حصہ نحو، لاہور، اردو سائنس بورڈ ۲۰۰۳ء، ص ۱۵

۶۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد، حصہ صرف، لاہور، اردو سائنس بورڈ، ص ۱۴۲

۷۔ ایضاً ص ۱۵۴

۸۔ شہاب الدین ثاقب، ڈاکٹر، انجمن ترقی اردو ہند کی علمی و ادبی خدمات، لیتھیو کلر پرنٹس، نئی دہلی، ۱۹۹۰ء ص ۲۶۶، ۲۶۷

۹۔ معراج نیر زیدی، ڈاکٹر، بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق۔ فن اور شخصیت، لاہور، ابلاغ، ۱۹۹۵ء، ص ۹۳

۱۰۔ بشریٰ لطیف، بابائے اردو کی لسانی خدمات، مشمولہ ماہنامہ ''قومی زبان'' کراچی، اگست ۲۰۰۲ ص ۵۰

۱۱۔ عبدالحق، مولوی، قواعد اردو، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۵۱ء بار چہارم، ص ۳

۱۲۔ خلیل احمد بیگ مرزا، ڈاکٹر، اردو میں لسانی تحقیق مشمولہ ''نقوش'' لاہور، سالنامہ، شمارہ ۱۴۲، ص ۱۰۵

۱۳۔ شہاب الدین ثاقب، بابائے اردو مولوی عبدالحق حیات اور علمی خدمات، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۸۵ء ص ۵۳

۱۴۔ معراج نیر زیدی، ڈاکٹر، بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق۔ فن اور شخصیت، ابلاغ لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۹۱

۱۵۔ غلام مصطفےٰ خان، ڈاکٹر، جامع القواعد حصہ نحو، لاہور، اردو سائنس بورڈ ۲۰۰۳ء، ص ۱۲

۱۶۔ قدرت نقوی، سید، مطالعہ عبدالحق، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۹۷ء، ص ۲۹

۱۷۔ رفیعہ سلطانہ، ڈاکٹر، مولوی عبدالحق کے تحقیقی کارنامے، مشمولہ ماہنامہ 'قومی زبان' کراچی اگست ۱۹۹۶ء، ص ۳۸